Ghair Muqallideen Ke Buzurgh (Rah) Aur Isaal-E-Sawaab

DECEMBER 4, 2014MARCH 29, 2016 / SK AVAIZ HUSSAIN

Aaj Kal Ke Kaam Umr Ke Naujaan Kuch Fitna Parwar Alimo Ke Sath Milkar Yeh Baat Amm Kar Rahein Hain Ke Isaal-E-Sawab Koi Cheez Nahi Aur Yeh Biddat Hai…
Chunanche Yeh Biddat Hai Ya Mustahab Hai Ya Sunnat Hai Yeh Khud Hum Unke Mashoor Alimo Se Suntey Hain Jo Darjeh Zail Hai…

1) "Ghairmuqallid Allama Shaukaani Rah.Farmate Hai:"Aur Surah Yaseen Ka Sawab bhi Maiyet Ko Pohochta Hai Aulad Ki Taraf Se bhi Aur Ghair-Aulaad Ki Taraf Se bhi. Is Waste Ke Rasoolullah (Sallallahu Alaihi Wasallam) Farmaya Hai Ke Apne Murdon Per Yaseen Padho. Aur Dua ka Nafah bhi Murdoh Ko Pohochta Hai Aulaad Dua Kare Ya Koi Aur..
[Fatawa Ulema-e-Hadees: 349/5]

Scan:

باب ایصال ثواب میت　　۳۴۹　　فتاوی علمائے حدیث

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اپنے عموم پر نہیں اور اس کے عموم سے اولاد کا صدقہ خارج ہے یعنی اولاد اپنے مرے
ہوئے والدین کے لیے جو صدقہ کرے اس کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے اور اولاد اور غیر اولاد کا حج بھی خارج ہے۔ اس
واسطے خثعمیہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اولاد جو اپنے والدین کے لیے حج کرے۔ اس کا ثواب والدین کو پہنچتا
ہے۔ اور شبرمہ کے بھائی کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حج کا ثواب میت کو غیر اولاد کی طرف سے بھی پہنچتا
ہے۔ اور اولاد جو اپنے والدین کے لیے غلام آزاد کرے تو اس کا ثواب بھی والدین کو پہنچتا ہے۔ جیسا کہ بخاری میں
سعد کی حدیث سے ثابت ہے اور اولاد جو اپنے والدین کے لیے نماز پڑھے یا روزہ رکھے۔ سو اس کا ثواب بھی
والدین کو پہنچتا ہے۔ اس واسطے کہ دارقطنی میں ہے۔ کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ تھے۔ ان
کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی و احسان کیا کرتا تھا پس ان کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ کیوں کر نیکی کروں۔ آپ نے
فرمایا مرنے کے بعد نیکی یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لیے بھی نماز پڑھ اور اپنے روزے کے ساتھ اپنے
والدین کے لیے روزہ بھی رکھ۔ اور صحیحین میں ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری
ماں مرگئی اور اس کے ذمہ نذر کے روزے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ بتا اگر تیری ماں کے ذمہ قرض ہوتا۔ اور اس کی طرف
سے تو ادا کرتی۔ تو ادا ہو جاتا۔ یا نہیں۔ اس نے کہا ہاں ادا ہو جاتا۔ آپ نے فرمایا۔ روزہ رکھ اپنی ماں کی طرف سے
اور مسلم وغیرہ میں ہے۔ کہ ایک عورت نے کہا میری ماں کے ذمہ ایک مہینہ کے روزے ہیں تو کیا میں اس کی
طرف سے روزہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھ۔ اور غیر اولاد کے روزہ کا بھی ثواب
میت کو پہنچتا ہے۔ اس واسطے کہ حدیث متفق علیہ میں آیا ہے۔ کہ جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو
اس کی طرف سے اس کا ولی روزہ رکھے۔ اور سورۃ یٰسین کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے اولاد کی طرف سے
بھی اور غیر اولاد کی طرف سے بھی اس واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے مردوں پر
یٰسین پڑھو۔ اور دعا کا نفع بھی میت کو پہنچتا ہے اولاد دعا کرے یا کوئی اور۔ اور جو جو کار خیر اولاد اپنے
والدین کے لیے کرے سب کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے۔ اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ انسان کی اولاد
اس کی سعی سے ہے۔ جب علامہ شوکانی اور علامہ محمد بن اسمٰعیل امیر کی تحقیق ایصال ثواب قراۃ قرآن و عبادت
بدنیہ کے متعلق سن چکے۔ تو اب آخر میں علامہ ابن النحوی کی تحقیق بھی سن لینا خالی از فائدہ نہیں۔ آپ شرح المنہاج
میں فرماتے ہیں: لا یصل عندنا ثواب القراءۃ علی المشہور والمختار الوصول اذا سأل اللہ ایصال ثواب قراءته

(https://raddeghairmuqallidiyat.files.wordpress.com/2014/10/fatawa-ulema-e-hadees-p-349-5.jpg)

2) Ghair Muqallid Miya Nazeer Hussain Dehlawi Rah.(Jinhe Ghair Muqallid Shaykul Fil kul Kahte Hain) Woh Ek Sawal Ke Jawab Mai Likhte
Hai:

"Maiyet Ki Taraf Se Khairat
Ki Jaye to Uska Sawab Bila-Subah Pohochta Hai."
[Fatawa Nazeeriya: 715/1]

Scan:

فتاوی نذیریہ جلد اول — ۷۱۵ — کتاب الجنائز

فیہ شرکتہ و شرک و انا منہ بری ہاں سوائے تقرب ایصال ثواب موتے کے
اگر کوئی ایسا کھانا پکاوے جس میں کسی قدر صدقہ کی نیت سے ہے اور کسی قدر ہدیہ
شرعیہ کی نیت سے بدوں فساد نیت و بلا دخل بدعت تو اس کے جواز میں کچھ کلام
نہیں لیکن اس میں تحری بکار ہے کہ جس قدر صدقہ اللہ کی نیت سے ہے اس قدر صدقہ
اپنے ذمہ پر رہ نہ جاوے اللہ تعالے اخلاط مال یتیم کے باب میں جس کا کھانا بلا وجہ حرام
ہے فرماتا ہے قل اصلاح لهم خير وان تخالطوهم فاخوانكم في الدين والله يعلم
المفسد من المصلح ولو شاء الله لاعنتكم ان الله عزيز حكيم اس آیت سے
معلوم ہوتا ہے کہ جس مال کا کھانا اپنے لئے درست نہیں ہے اس لئے کہ وہ حق غیر کا ہے
اللہ تعالے کا یا بندہ کا تو اس کا خلط اپنے مال سے درست ہے بشرطیکہ اس میں اصلاح
بکار لائی جاوے اللہ کے حق کو اپنے حق میں نہ دبا لیا جاوے فقط حررہ ابو سعید محمد حسین
عفی عنہ

سید محمد نذیر حسین	محمد عبد الحکیم	بر طفیل نبی الہی بخش
رشید سید محمد شریف حسین	خادم شریعت محمد عبد العزیز	
خادم شریعت رسول ثقلین تلطف حسین	مشہود الحق توفیق خدا داد	
ابو الطیب محمد شمس الحق	[illegible]	محمد یعقوب باباخیلی

سوال۔ میت کی طرف سے خیرات کرے تو میت کو ثواب پہنچتا ہے
یا نہیں میت کے لئے قرآن خوانی جائز ہے یا نہ اور ختم پڑھنا سنت ہے یا بدعت
بینوا توجروا۔

الجواب۔ میت کی طرف سے خیرات کی جائے تو اس کا ثواب میت کو بلا شبہ
پہنچتا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے وعن عائشة ان رجلا قال للنبي صلى
الله عليه وسلم ان امي افتلتت نفسها واراها لو تكلمت تصدقت فهل لها
اجر ان تصدقت عنها قال نعم۔ اور قرآن خوانی اور ختم خوانی جس طریقہ پر فی زماننا رائج

لہ بہ ان کے لئے درستی بہتر ہے اگر تم ان کو اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے دین کے بھائی ہیں اور اللہ تعالے
فسادی اور مصلح میں خوب امتیاز کر سکتے ہیں اگر اللہ تعالے چاہتے تو تم کو مشقت میں ڈال دیتے اور
اللہ تعالے غالب حکمت والے ہیں لہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ
میری ماں ناگہانی طور پر فوت ہو گئی ہے میرا خیال ہے اگر اسے بولنے کی مہلت ملتی تو صدقہ کے متعلق حکم

(https://raddeghairmuqallidiyat.files.wordpress.com/2014/10/fatawa-nazeeriya-p-715-1.jpg)

3) Ghair Muqallid Ke Peahwa Maulana Sanaullah Amritsari Rah Woh Farmate Hai:"Qirat Quran Se Isaale Sawaab Ke Mutalliq Baad-Tehqeeq Yahi Fatwa Hai Ke Agar Koi Shaksh Quran Mazeed Ki Tilawat Karke Sawab Maiyet Ko Bakshe toh Uska Sawab Maiyet Ko Pohchta Hai; Ba-Shart Ke Padhne Wala Khud Ba-Gharz Sawab Beghair Kisi Rashm Riwaz Ki Pabandi Ke Padhe..
[Fatawa Sanaiya: 39/2]

Scan:

فتاویٰ ثنائیہ جلد ثانی ۳۴۹ باب ششم کتاب الجنائز

المعنی لا یختص بالقراءۃ بل یجری فی سائر الاعمال والظاھر ان الدعاء متفق علیہ انہ ینفع المیت والحی والقریب والبعید بوصیۃ وغیرھا وعلیٰ ذلک احادیث کثیرۃ بل کان افضل ان یدعو لاخیہ بظھر الغیب انتھیٰ ذکرہ فی نیل الاوطار (یعنی ہمارے نزدیک مشہور قول پر قراءت قرآن کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور مختار یہ ہے کہ پہنچتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے قراءت قرآن کے ثواب پہنچنے کا سوال کرے (یعنی قرآن پڑھ کر دعا کرے اور یہ سوال کرے کہ یا اللہ اس قراءت کا ثواب فلاں میت کو تو پہنچا دے) اور دعا کے قبول ہونے پر موقوف ہے گا (یعنی اگر دعا اس کی قبول ہوئی تو قراءت کا ثواب میت کو پہنچے گا اور اگر دعا قبول نہ ہوئی تو نہیں پہنچے گا) اور اس طرح پر قراءت کے ثواب پہنچنے کا جزم کرنا لائق ہے اس واسطے کہ یہ دعا ہے پس جبکہ میت کے لئے ایسی چیز کی دعا کرنا جائز ہے جو داعی کے اختیار میں نہیں ہے تو اس کے لئے ایسی چیز کی دعا کرنا بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا جو آدمی کے اختیار میں ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ دعا کا نفع میت کو بالاتفاق پہنچتا ہے اور زندہ کو بھی پہنچتا ہے نزدیک ہو خواہ دور ہو اور اس بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں بلکہ افضل یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔ فتاویٰ نذیریہ ج ۱ صفحہ ۴۴۳

دیگر: اہدائے ثواب قراءۃ قرآن للمیت میرے نزدیک صراحۃً کسی مرفوع صحیح حدیث سے ثابت نہیں نیز صحابہؓ و تابعینؒ سے بھی ثابت نہیں اس لئے مجھے اس کی مشروعیت میں تامل ہے۔ لوگ اہداء ثواب و نیابت و بدل میں فرق نہیں کرتے۔ ... یلی میں موتی کو ابن القیمؒ نے مختصر پر محمول کیا ہے نیز یہاں اہداء ثواب کی صورت بھی نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ (حضرت مولانا) عبیداللہ رحمانی مبارکپوری ۱۹ مئی ۱۹۵۳ء

سوال: میت کے واسطے تین یا چار روز کے بعد کھانا آگے رکھ کر ختم قرآن مجید بخشا جاوے

ف: قراءت قرآن سے ایصال ثواب کے متعلق بعد تحقیق یہی فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن مجید کی تلاوت کر کے ثواب میت کو بخشے تو اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے بشرطیکہ پڑھنے والا خود بغرض ثواب بغیر کسی رسم و رواج کی پابندی کے پڑھے۔

(از مولانا ثناء اللہ) - (۱۹ جولائی ۱۹۳۶ء)

(https://raddeghairmuqallidiyat.files.wordpress.com/2014/10/fatawa-sanaiya-239.jpg)

4) Ghairmuqallid Hafeez Sanaullah Madani Rah. ek sawal ke jawab mai
likhte hai: “Maiyet ke liye Dua Istagfaar Karna, Qur’bani dena aur bila Ta’een ke Sadqah Khairat
karna waghera Sab Masr’ooh Amoor hai.”
[Fatawa Sanaiyya Madniyya: 624/1]

Scan:

624 بدعات و رسومات

سوال: میت کو ثواب پہنچانے کے مشروع طریقے کون سے ہیں؟

جواب: میت کے لئے دعا استغفار کرنا، حج کرنا، قربانی دینا اور بالتعیین کے صدقہ خیرات کرنا وغیرہ سب مشروع امور ہیں۔

سوال: (ا) کیا میلاد خود اللہ تعالیٰ نے منایا ہے؟ بریلوی مولوی حضرات کہتے ہیں کہ قرآن حکیم میں ہے کہ یحییٰ علیہ السلام کے یوم ولادت کے بارے میں اللہ جل مجدہٗ کا سورہ مریم میں ارشاد ہے: "ان پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوئے۔"

(ب) امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے "الحاوی للفتاوی" میں ایک باب: "حُسْنُ الْمَقْصَدِ فِيْ عَمَلِ الْمَوْلِد" کے نام سے رقم کیا ہے جس میں انہوں نے اس بات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ حضور ﷺ نے خود اپنا میلاد منایا۔ اس لحاظ سے یہ سنت رسول ﷺ ہے۔ امام سیوطی رحمہ اللہ ایک روایت کے حوالے میں فرماتے ہیں کہ مدنی دور میں حضور ﷺ نے بکرے ذبح کر کے فقراء و مساکین کو کھلائے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضور ﷺ نے اپنا عقیقہ کیا تھا۔ امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا عقیقہ ان کے دادا عبدالمطلب کر چکے تھے اور عقیقہ دوسری مرتبہ نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے یہ صرف اسی خوشی میں کام کیا کہ اللہ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا۔

جواب: (ا) میلاد منانا رسول اللہ ﷺ سے قطعاً ثابت نہیں لہٰذا یہ بدعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.» [1] (بخاری)

یعنی "جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے۔"

سلام کا معنی میلاد منانا آج تک کسی موثوق بہ مفسر نے نہیں کیا۔ یہ صرف اہل بدعت کی اختراعی ایجاد ہے: ﴿مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ﴾

(ب) علامہ سیوطی کا رسالہ بنام: "حُسْنُ الْمَقْصَد فِيْ عَمَلِ الْمَوْلِد" (الحاوی للفتاوی ۱/۲۹۲) اس وقت میرے زیر نظر ہے۔ اس کے ابتدائیہ میں صاحب موصوف نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ میلاد کا عمل بدعت حسنہ ہے۔ جب کہ امر واقعہ یہ ہے کہ شریعت میں بدعت حسنہ کا کوئی وجود ہی نہیں۔ ثابت شدہ روایات میں ہے: «كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» [2] یعنی "ہر بدعت گمراہی ہے۔"

[1] (۴۲۶) صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود (۲۶۹۷).

[2] (۴۲۷) الرقم المسلسل ۹۰

(https://raddeghairmuqallidiyat.files.wordpress.com/2014/10/fataawa-sanaiyya-madniyya.jpg)

Chunanche Agar Aap Ghair Muqallideen Kehtey Hoke Ham Ahle Sunnat Wal Jammat Agar Biddat Kar Rahe Hain Toh Aap Apne Baade Bazurg Ko Kya Fatwa Lagayenge Yehi Na Ke Apke Baade Bazurgh Toh Biddat Ki Taid Aur Difah Aur Fatwa Ko Aam Kar Rahe Hain….

Wallahu'alam..

Min Janib:Md Avaiz Hussain Hanafi

Eesal-E-Sawaab Ka Saboot